Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱؍

ہفتہ ۳۰ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۱۰ | ۱۰ اخاء ۱۳۳۲ھ | ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۶۱

برطانیہ کی طرف سے عالمی امن کے لئے روس کے ساتھ گفت و شنید کی حمایت

"اعلیٰ پیمانے کے علاوہ چھوٹے افسروں میں بھی گفتگو ہونی چاہئے" برطانوی وزیر خارجہ کا اعلان

لنڈن ۹ اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے کہا ہے کہ دنیا میں قیام امن کے لئے ضروری ہے کہ سوویٹ روس کے ساتھ ہر پیمانے پر گفت و گو کی جائے۔ نہ صرف یہ کہ اعلیٰ سطح پر بات چیت ہو بلکہ چھوٹے افسروں میں بھی گفتگو ہونی چاہئے۔ تاکہ قیام امن کی جد و جہد کا کوئی پہلو تشنہ تکمیل نہ رہے۔ مسٹر ایڈن مارگیٹ (کنٹ) میں کنزرویٹو پارٹی کے سالانہ اجتماع میں تقریر کر رہے تھے۔

انہوں نے اعلان کیا کہ برطانیہ عالمی کشیدگی دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ اس میں باہم گفت و شنید بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا بڑی طاقتوں کی کانفرنس بادو کے ذریعہ منعقد نہیں کی جاسکتی۔ اس کے لئے بہرحال کوشش اور ارادے کی ضرورت ہے۔ اس بارے میں انہوں نے روس کے جوابی مراسلے کو غیر تسلی بخش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ جواب صاف اور سیدھی باتوں پر مشتمل ہونے کی بجائے الجھا ہوا ہے۔ لارڈ سالسبری نے جو مسٹر ایڈن کی بیماری کے دوران میں قائمقام وزیر خارجہ کے طور پر کام کرتے رہے۔ کانفرنس میں اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ اب جنگ کا خطرہ نسبتاً دور ہوتا جا رہا ہے انہوں نے کہا اس کے باوجود برطانیہ عالمی کشیدگی کو دور کرنے کی برابر کوشش کرتا رہے گا۔

روس امریکہ پر ایٹمی حملہ کرنے کے قابل ہوگیا ہے

— آئزن ہاور کا بیان —

واشنگٹن ۹ اکتوبر۔ کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے بتایا کہ روس کے پاس ایٹمی ہتھیار موجود ہیں۔ اور ۱۲ اگست کو اس کے ہاں جو دھماکہ ہوا تھا وہ ایٹمی طاقت کے اعتبار سے یقیناً غیر معمولی نوعیت کا تھا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ روس اس قابل ہو چکا ہے کہ وہ امریکہ پر ایٹمی حملہ کر سکے۔ اور جوں جوں وقت گزرتا جائیگا۔ اس کی طاقت میں اضافہ ہوتا جائیگا۔

اس سے قبل امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ولسن نے ایک پریس کانفرنس میں اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ جہاں تک ایٹمی ہتھیاروں کی ترقی کا تعلق ہے روس امریکہ سے ابھی تین یا چار سال پیچھے ہے انہوں نے کہا کہ یہ کہنا کہ روس کے پاس ہائیڈروجن بم اس حالت میں بالکل تیار موجود ہے۔ کہ وہ چاہے۔ تو ابھی امریکہ پر گرا دے۔ یا یہ کہ اس نے وہ ہوائی جہاز بھی بنا لئے ہیں۔ کہ جن کی مدد سے ہائیڈروجن بم گرایا جا سکتا ہے۔ یہ دراصل بات بڑھا کر پیش کرنے کے مترادف ہے انہوں نے کہا۔ کہ اگر روس ایٹم اور ہائیڈروجن بم کی مدد سے لڑائی لڑنا چاہے تو اس کو ابھی ایسی لڑائی لڑنے کے لئے کم از کم تین سال کا عرصہ درکار ہوگا۔

جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری کو مخالفانہ کارروائیوں سے روکا جائے

امریکہ کے صدر آئزن ہاور کے نام بھارتی وزیر اعظم کا پیغام

واشنگٹن ۹ اکتوبر۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے امریکہ کے صدر آئزن ہاور کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جو اس انتباہ پر مشتمل ہے کہ بھارت کی نگران فوجوں کے خلاف جنوبی کوریا کے بعض لیڈروں نے جو غیر ذمہ دارانہ بیانات دئیے ہیں۔ ان سے کوریا کا معاہدہ امن خاک میں مل سکتا ہے۔ اسی قسم کا ایک پیغام برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل کو بھی ارسال کیا گیا ہے ان پیغامات میں بھارت کے وزیر اعظم نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کہ جنوبی کوریا کے غیر ذمہ دارانہ بیانات سے اقوام متحدہ کا رویہ بظاہر بے رخی اور لاتعلقی پر دلالت کرتا ہے۔ بھارتی سفیر مقیم واشنگٹن مسٹر جی۔ ایل مہتہ نے کل ایک بیان میں بتایا کہ میری حکومت امریکہ سے یہ چاہتی ہے۔ کہ وہ سنگمن ری پر واضح کر دے کہ کوریا میں جنگی قیدیوں کی حفاظت کرنے والی بھارتی فوج کے خلاف اگر کوئی کارروائی کی گئی تو امریکہ اس کی شدید مخالفت کرے گا۔

کینیا میں ۴۵ دہشت پسند ہلاک

نیروبی ۹ اکتوبر۔ کینیا کے فورٹ ہال علاقے میں برطانیہ کی محافظ فوجوں نے آج دہشت پسندوں کا تعاقب کر کے ان کے ۴۵ آدمی ہلاک کرنے کے علاوہ بیس آدمی گرفتار کر لئے۔ دہشت پسندوں کا گروہ جو تقریباً سو اشخاص پر مشتمل تھا ان فوجوں کا مقابلہ کرتا رہا۔

آگ کی وجہ سے بارہ لاکھ ڈالر کا نقصان

پروگریسو (میکسیکو) ۹ اکتوبر۔ برطانوی "ہنڈوراس" سے آمدہ اطلاعات منظر ہیں کہ وہاں کے دارالحکومت بیلائز میں آگ لگ جانے سے ایک آدمی ہلاک ہوگیا۔ اور تقریباً بارہ لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔

مشرقی پاکستان کے طلباء کے اعزاز میں دعوتیں

کراچی ۸ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان کے طلباء کا وفد آج لاہور روانہ ہوگیا ہے کل کراچی میں وفد کے اعزاز میں مسٹر بروہی وزیر قانون نے عصرانہ دیا۔ رات کو مسٹر الطاف حسین ایڈیٹر ڈان نے ان طلباء کے اعزاز میں ڈنر دیا۔ دونوں دعوتوں میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی مرکزی اور صوبائی وزراء۔ حکام، معززین شہریوں اور اخبار نویسوں نے شرکت کی۔

امریکی کانگرس کے تین نمائندے کراچی آئینگے

کراچی ۸ اکتوبر۔ امریکی کانگرس کے تین نمائندے مسٹر کارل اینڈرسن مسٹر جنسن اور مسٹر الاہنٹر ۱۱ اکتوبر کو کراچی آ رہے ہیں۔ وہ یہاں ان ترقی کی اسکیموں کا جائزہ لیں گے۔ جن کی تکمیل کے لئے امریکہ کا خارجی سرگرمیوں کا ادارہ امداد کی منظوری دے چکا ہے۔ یہ تینوں نمائندے لاہور۔ میانوالی۔ درہ خیبر اور دارسک بھی جائیں گے

کوریا کی سیاسی کانفرنس کے متعلق

امریکہ کا دوسرا مراسلہ

نیویارک ۹ اکتوبر۔ امریکہ نے سویڈن کی موفت کمیونسٹ چین اور شمالی کوریا کو ایک اور مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں ان سے کہا ہے۔ کہ وہ کوریائی مجوزہ سیاسی کانفرنس کے بارے میں اپنے خیالات سے جلد مطلع کریں۔ کیونکہ سمجھوتے کے مطابق کانفرنس ۲۸ اکتوبر سے پہلے منعقد ہونی ضروری ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے مصری سفیر مقیم برطانیہ کی ملاقات

لنڈن ۹ اکتوبر۔ مصری سفیر مقیم لنڈن مسٹر عبدالحق نے وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ملاقات کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سویز کے مستقبل کے بارے میں حالیہ مذاکرات کی تازہ ترین صورت حال کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ اس سے قبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن سے مل چکے ہیں۔ بعد میں آپ دارالعوام کے لیڈر مسٹر ہیری کروکشینک سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ان سے دو دولت مشترکہ کے بعض امور کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔

پانچ طاقتی کانفرنس طلب کرنے کی تجویز

فرانس۔ برطانیہ اور امریکہ کو اپنے خیالات سے مطلع کریگا

پیرس ۹ اکتوبر۔ فرانس نے پانچ بڑی طاقتوں کی ایک ایسی کانفرنس طلب کرنے کے امکان پر برطانیہ اور امریکہ کو اپنے خیالات سے مطلع کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ جس میں کمیونسٹ چین بھی شامل ہو۔ تاکہ مشرق بعید کی صورت حال کا جائزہ لیا جا سکے اور سوچا جا سکے کہ ہندچینی کی جنگ کو ختم کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۰ اخاء ۱۳۳۲ھش

برطانیہ اور اسلامی ممالک

آج ہم دیکھتے ہیں کہ تمام اسلامی دنیا اس بات کو محسوس کر رہی ہے کہ برطانیہ کی نوآبادیاتی ذہنیت مسلمان اقوام کے راستہ میں ایک بڑی روک بنی ہوئی ہے۔ ایران اور مصر میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی وجہ برطانیہ کا ہی وجود ہے۔ اور ملایا میں بھی برطانیہ ہی کی وجہ سے ملک میں ابتری پھیلی ہوئی ہے۔ ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ جہاں برطانیہ نے ان ممالک سے بے انتہا اقتصادی فوائد حاصل کئے ہیں۔ وہاں اس نے ان کی ترقی کے لئے بھی بہت کچھ کام کیا ہے۔ مگر اس کے معنے یہ نہیں کہ جب ان ممالک کے لوگ آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر دنیا میں ایک باوقار جگہ حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اور برطانیہ سے خوشگوار تعلقات بھی قائم رکھنے کے حق میں ہیں۔ تو برطانیہ محض اپنی لوٹ کھسوٹ کی خاطر ان ملکوں کو طرح طرح کے بہانوں سے اپنا محکوم بنائے رکھنے پر مصر ہے۔

برطانیہ کی نوآبادیاتی ذہنیت نہ صرف ان ممالک پر گراں ہو رہی ہے جن کے ساتھ برطانیہ کو براہ راست تعلق ہے۔ بلکہ اس نے دوسرے نوآبادی ذہنیت رکھنے والے مغربی ممالک سے بھی گٹھ جوڑ کر رکھا ہے جیسا کہ فرانس اور ہالینڈ وغیرہ ہیں۔ دوسری عالمگیر جنگ میں ہالینڈ انڈونیشیا کو دشمن کے حوالے کر کے بھاگ آیا تھا۔ اور اس انقلاب سے فائدہ اٹھا کر انڈونیشیا کے باشندوں نے وہاں وطنی حکومت کی طرح ڈال دی تھی۔ مگر اتحادیوں کی فتح کے بعد ہالینڈ نے ملک پر حملہ کر دیا۔ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ برطانیہ نے ہر طرح سے اس سامراجی قوم کی مدد کی۔ اسی طرح وہ فرانس کی بھی ان معاملات میں جن کا تعلق شمالی افریقہ کے اسلامی ممالک سے ہے پشت پناہی کرتا ہے۔ پھر فلسطین کے معاملہ میں بھی برطانیہ ہی کا زیادہ ہاتھ ہے۔ اور اسی نے ایسے حالات پیدا کئے کہ دنیائے عرب کے قلب میں اسرائیل جیسی غیر ریاست معرض وجود میں آگئی۔

ہم نے یہ باتیں برطانیہ کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ اسی کے فائدہ کے پیش نظر لکھی ہیں۔ ہمیں برطانیہ سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ بلکہ ہم نے کئی بار اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ برطانیہ نے برصغیر ہند کو آزادی دے کر ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ اگرچہ اس امر میں بھی برطانیہ سے مسلمانوں کو سخت شکایت ہے کہ اس نے مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ اور اٹیلی کی حکومت نے آزادی دینے جیسے نیک کام میں بھی مسلمانوں کے حقوق پر ضرب لگانے میں کوتاہی نہ کی۔ اور ایک سازش کے ماتحت پاکستان کو کمزور سے کمزور رکھنے کے لئے دیدہ دانستہ بعض ایسے اقدام کئے کہ جن کو دیانتدارانہ نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح بہت سی باتیں ہیں جن کی وجہ سے برطانیہ تمام اسلامی دنیا کی نظر سے گر گیا ہے۔ اور ہمیں ڈر ہے کہ اگر اس نے اسلامی ممالک سے تعلقات اسی طرح ناخوشگوار رکھے اور ان کی خود اختیاری کی جائز خواہشات کے راستہ میں اسی طرح حائل ہوتا رہا جیسا کہ اس کے متعلق تمام اسلامی دنیا کو بدظنی ہو چکی ہے۔ تو ممکن ہے کہ مستقبل میں کسی آنے والے عالمگیر انقلاب کے موقعہ پر برطانیہ کی وہ حیثیت بھی جاتی رہے۔ جو آج دوسری عالمگیر جنگ کی وجہ سے اس کی ہو چکی ہے۔

. . . .

. . . .

... اور وہ اپنے دوستوں کی نظروں میں بھی اب محض ایک تھرڈ کلاس پاور بن کر رہ گیا ہے۔ اور آثار ایسے ہیں کہ بہت ممکن ہے کہ یہ زک اسکو روس ایسے کسی دشمن ملک سے نہیں۔ بلکہ اپنے کسی رفیق سے ہی پہنچ جائے۔

چنانچہ اب واضح ہو چکا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان کشمکش جاری ہے اور امریکہ ہر کہیں جہاں اس کا بس چلتا ہے برطانیہ کا پہلو دباتا چلا جاتا ہے۔ اور تقریباً ہر جگہ جہاں جہاں اس کا اثر و رسوخ تھا امریکہ کے مقابلہ میں وہ کم سے کم ہو رہا ہے۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ امریکہ برطانیہ کو چاروں طرف سے دباتے دباتے اسے صرف اپنے وطنی جزائر تک ہی محدود و مسدود کر دے۔ اور ان جزائر کے بھی قدرتی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر برطانیہ کا تمام شیرازہ ہی پراگندہ ہو جائے۔

اس کا صرف امکان ہی نہیں بلکہ آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور امریکہ اور برطانیہ کی رقابت روز بروز بے نقاب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس امر پر مضامین اور مکتوبات اکثر برطانیہ اور امریکہ میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ذیل میں ہم امریکہ کے ایک مشہور ہفت روزہ سے دو خطوط کے حوالے درج کرتے ہیں۔

(۱)

ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

"چرچل اور اٹیلی کی تقاریر کے متعلق ٹائم اور بالعموم امریکیوں کا ردعمل حیرت ناک ہے۔ کوریا کے معاملہ میں سب سے زیادہ ذمہ واری اور پالیسی وضع کرنے میں سب سے بلند آواز امریکہ کی تھی۔ مگر امریکن چاہتے ہیں کہ برطانیہ اور دوسری اقوام اپنی فوجیں امریکی کمانڈروں کی مرضی کے ماتحت چھوڑ دیں۔ تاکہ وہ انہیں امریکی پالیسی کا آلۂ کار بنائے رکھیں مگر پالیسی پر کوئی تنقید نہ کریں۔"

(۲)

ایک دوسرے صاحب لکھتے ہیں:۔

"آپ کا خیال کہ برطانوی امریکی تعلقات کو چرچل اور اٹیلی کی تقاریر سے صدمہ پہونچا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ امریکیوں نے برطانیہ کے اخبار نویسوں اور ذہین لوگوں کے امریکہ کے خلاف سالہا سال کے پروپیگنڈہ کا سنجیدگی سے کبھی نوٹس نہیں لیا۔ بالکل درست ہے۔

بحالت طالب علمی پانچ سال تک برطانویوں کے درمیان رہنے سے میں اس یقین پر پہونچا ہوں کہ مغرب کے تحفظ اور اس سے بڑھ کر تمام دنیا کے دائمی امن کے لئے ضروری ہے۔ کہ برطانیہ کو دنیا میں اپنے موجودہ مقام کو تسلیم کر لینا چاہئے۔ یہ امریکہ کا قصور نہیں کہ برطانیہ آج تیسرے درجہ کی طاقت ہے۔ برطانیہ عالمی معاملات میں امریکہ کا پٹھو ہے۔ برطانیہ کی پیداوار امریکہ سے بہت ہی کم ہے۔ اور نوآبادیاتی دنیا میں برطانوی تسلط کے خلاف بڑی بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے۔ مگر برطانیہ کا محافظ طاقت ور ہے۔ وہ اس امر کو فراموش نہیں کرتا کہ امریکہ بھی کبھی اس کی نوآبادی تھی۔ ایسے معاملہ میں تمام برطانوی ٹوری سوشلسٹ اور دوسرے اور وہ بھی جنہیں امریکہ بہت پسند کرتا ہے۔ ایک ہی طرح سوچتے ہیں۔"

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی ایک تصنیف "مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ" سے ایک عبارت درج ہے:۔

"اس وقت نہ تو انگریز اس امر کو سمجھ رہے ہیں۔ اور نہ ہندوستان اس امر کو سمجھتا ہے کہ برطانیہ کا مستقبل ایشیا اور خصوصاً اسلام سے وابستہ ہے۔ لیکن زمانہ مستقبل انشاء اللہ اس امر کو ثابت کر دے گا کہ حقیقت یہی ہے۔ انگلستان صدیوں کی عادت سے مجبور ہو کر اس امر کا اقرار کر سکے یا نہ کر سکے حق یہی ہے کہ اس کی گرفت یورپ پر کمزور ہو چکی ہے۔ اس کا دبدبہ وہ نہیں جو پہلے تھا۔ اس کی جگہ آج ریاست ہائے متحدہ نے لے لی ہے۔ جس طرح کئی صدیاں پہلے انگلستان کی پالیسی تھی۔ کہ یورپ کے معاملات میں دخل نہیں دینا اسی طرح آج امریکہ کی بھی حالت ہے۔ مگر جس طرح انگلستان کو حالات سے مجبور ہو کر اس پالیسی کو بدلنا پڑا۔ اسی طرح ریاست ہائے متحدہ کو بھی بدلنا پڑے گا۔ اور اس تبدیلی کے ساتھ ہی اس کی طاقت کا احساس بیرونی طاقتوں کو زیادہ ہونے لگے گا۔ اور انگلستان مجبور ہوگا۔ کہ اپنی پوزیشن کے قیام کے لئے اور حلیف تلاش کرے۔ بلکہ یوں کہو کہ اور حلیف تراشے اور اس وقت سوائے ایشیا کے اور خصوصاً اسلام کے ساتھ اتحاد کے بغیر انگلستان اپنا سر اقوام عالم میں اونچا نہیں رکھ سکے گا۔ جس طرح رومی حکومت جس وقت بازنطائن حکومت میں تبدیل ہوئی تھی تو اس کی طاقت کا انحصار ایشیا پر ہو گیا تھا اسی طرح انگلستان سے ہوگا۔

اس عبارت اور اوپر کے دونوں خطوط سے جو نتیجہ نکلتا ہے واضح ہے۔ کیا ہم توقع کریں کہ برطانیہ اس سے سبق سیکھے گا۔ اور ایشیائی خاصکر اسلامی ممالک سے اپنے تعلقات خوشگوار بنانے کی کوشش شروع کر دے گا۔ زمانہ اس کو واضح کرے گا۔

امتحان کتاب فتح اسلام

— زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ —

شعبۂ تعلیم کے ماتحت امتحان کتاب فتح اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۸ نومبر ۱۹۵۳ء منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی اپنی اپنی لجنہ میں اس کی تحریک کر کے امتحان دینے والی بہنوں کے نام معہ داخلہ ۲ فی کس کے حساب سے ارسال فرمائیں۔ اگر کسی بہن کے پاس یہ کتاب موجود نہ ہو تو دفتر لجنہ اماء اللہ میں اطلاع دے کر منگوا لیں۔ کتاب کی قیمت ۱۰ روپے ہے (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ایک مسلم دوسرے مسلم کا آئینہ ہے

(حدیث نبویؐ)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیگر انبیا رکرام علیہم السلام سے اپنی ایک فضیلت یوں ظاہر فرمائی ہے۔ کہ فضلت علی الانبیاء..... اعطیت جوامع الکلم کہ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔ اس خصوصیت کی حقیقت معلوم کرنے سے قبل یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ عربی لغت میں جامع کلام کی تعریف یہ لکھی ہے۔ ما قلت الفاظہ و کثرت معانیہا۔ یعنی جس کلام کے الفاظ تھوڑے اور معانی و مطالب کثیر ہوں۔ اس لغوی تعریف کے لحاظ سے یہ ثابت ہؤا۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی شان میں اعطیت جوامع الکلم کہنا کیا ہی حقیقت رکھتا ہے۔ کہ حضورؐ کے کلام میں الفاظ تھوڑے سے ہیں۔ مگر معانی و مطالب کا بے پایاں سمندر اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ اس دعوےٰ کی صداقت معلوم کرنے کے لئے اگر ہم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کو مدنظر رکھیں۔ اور ان پر غور کریں۔ تو لامحالہ ہمیں اس فضیلت کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک وہ فقرہ جو حضور نے حکمت و موعظت کے رنگ میں ارشاد فرمایا۔ اس پر جتنا غور کیا جائے گا۔ اتنا ہی نہاں در نہاں حکمتوں اور معرفتوں کا پتہ چلتا ہے۔ فی الحال ایک فقرہ پیش ہے جو آپؐ نے اپنی امت کو تزکیہ نفس۔ اصلاح ذات کی تلقین ایک نہایت ہی مختصر فقرے میں یوں فرمائی ہے۔ المسلم مرأۃ المسلم کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ حضرت نبی کریم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے اور اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے موجودہ تمدن کے لحاظ سے جس قدر یہ اصل مفید و بابرکت ہو سکتا ہے۔ اتنا کوئی نقلی یا عقلی دلیل کام نہیں دے سکتی۔

دنیا میں انسان کو اگر مدنی الطبع ہونے کی وجہ سے کسی ایسے ہمدرد کی ضرورت ہے۔ جو اسے نقائص و عیوب سے اطلاع کرتا رہے۔ اور مفید مشورہ سے رہبری کرے۔ تو اس فقرہ میں بتایا گیا ہے کہ ایک مسلم کا فرض ہے۔ کہ وہ دوسرے مسلمان کو محبت اور ہمدردی سے وہ باتیں بتائے۔ جن سے اس کی پوزیشن کو نقصان پہنچتا ہو۔ کیونکہ آئینہ یہی کام کرتا ہے۔ ایسا ہی اگر مذہبی دنیا میں ایک انسان کو قابل و کامل نمونہ کی ضرورت ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو اس کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی ذات کو ہر مسلمان کے لئے بطور آئینہ پیش کیا۔ کہ ہر مسلمان اپنے ہر قول و فعل و حرکت و سکون میں میری ذات میرے اعمال و افعال کو آئینہ کار بنائے۔ ایسا ہی اگر ایک کامل الفن یا نادی یا کسی سکیم کے طیار کرنے والے انسان کو کسی ایسے خلف الرشید کی ضرورت ہے۔ جو اس کے مرنے کے بعد اس کی صفات کا حامل ہو۔ اور اس کے نام کو دنیا میں زندہ رکھے۔ تو اسی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر مسلمان سے اپنے خلف الرشید ہونے کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اے مسلمانوں تم اپنی ذات و صفات میں اپنے اقوال و افعال میں میری ذات کا آئینہ بن جاؤ۔ ایسے صاف باطن ہو جاؤ۔ کہ میری تصویر تم میں کھیچ جائے۔ اور میرے انوار کا انعکاس آنے والی دیگر قوموں کو تمہارے وجود میں نظر آسکے۔

چونکہ عربی زبان کے قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ حضورؐ کے مختصر سے جملے المسلم مرأۃ المسلم سے مندرجہ بالا تین حقیقتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ان تینوں حقیقتوں کے لحاظ سے یہ فقرہ قرآن کریم کی کئی آیات کی تشریح ہے۔ جیسا کہ پہلے معنی کے لحاظ سے دونوں "المسلم" الفاظ سے ہر ایک مسلمان مراد لیا گیا۔ کہ جیسے ایک آئینہ انسان کے بدنما داغ کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس انسان کو اس کے ازالہ کی فکر پیدا کرتا ہے۔ ویسا ہی ایک مومن کو دوسرے مومن کا ناصح مشفق ہونا چاہیئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک مومن کو دوسرے مومن کا آئینہ قرار دینا بھی حکمت سے خالی نہیں۔ بلکہ مندرجہ ذیل حکمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ لفظ منتخب کیا گیا ہے۔ پہلی حکمت اس تشبیہ میں یہ ہے۔ کہ جیسے ایک آئینہ صرف دیکھنے والے شخص کو ہی اس کے بدنما داغ کی اطلاع دیتا ہے۔ نہ کہ کسی غیر کو۔ ایسا ہی مومن کو چاہیئے۔ کہ دوسرے مومن بھائی کی کسی کمزوری یا نقص کو اگر ناصحانہ انداز سے ظاہر کرنے کی ضرورت پیش آ سکے۔ تو صرف اسی کو علیحدگی میں بتانی چاہیئے۔ پبلک میں اس کی اشاعت کرنی مناسب نہیں۔

دوسری حکمت یہ ہے۔ کہ ایک شخص جب کسی آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتا ہے۔ تو بدنما داغ معلوم ہونے کی وجہ سے اس آئینہ کو توڑنے کے درپے نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ تا آئندہ بھی کام آسکے۔ اسی طرح ہر شخص کو چاہیئے کہ جب اس کا کوئی بھائی اس کی کمزوری پر اس کو مطلع کرے۔ تو اس بھائی کا مشکور ہو۔ دنیا کی کسی زبان میں بھی ایسی پُر حکمت کلام نہیں مل سکے گی۔ جو الفاظ کے لحاظ سے تھوڑا ہو۔ اور معانی و مطالب کے لحاظ سے بہت بڑی حکمتوں سے پُر ہو۔

پھر انسان کی اندرونی استعدادوں اور قلبی کیفیات کا گہرا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ انسان کو بدی و بہیمانی سے روکنے والی دو ہی چیزیں ہیں۔ اول خود انسان کا نفس۔ جسے عام طور پر ضمیر کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوم [illegible] کا یہ نفس لوامہ بسبب برائیوں کی کثرت کے مردہ ہو چکا ہو۔ اسے دنیا کی لعن طعن کا خوف ہوگا۔ لیکن ایسے شخص کو اگر معلوم ہو۔ کہ دنیا میں مجھے لعن طعن کرنے والا کوئی نہیں۔ تو برائی اور بدکاری اس قدر بڑھ جائے، جس کی کوئی حد نہ رہے۔

پس اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ہماری قلبی کیفیات اور اندرونی حسیات کے اقتضاء کو پورا کرتے ہوئے ہم پر فرض کر دیا گیا۔ کہ ہم ایک دوسرے کو محبت بھرے الفاظ سے نصیحت کرتے رہیں۔ اور نیک اعمال کا راغب بناتے رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ العصر میں بہت بڑے خسارہ سے بچنے کے لئے ایمان اور عمل صالح کے علاوہ تواصوا بالحق کی بھی شرط لگائی ہے۔ اور مسلمانوں کا تو فرضِ منصبی یہی قرار دیا گیا ہے۔ کہ تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر گویا مسلمان اسی غرض کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

پس جاننا چاہیئے۔ کہ اگر کسی قوم کے افراد میں یہ سہل انگاری رونما ہو گئی ہو۔ کہ ایک دوسرے کی غلطی پر اسے علیحدگی میں توجہ نہ دلائی جائے۔ تو بدی بڑھتے بڑھتے اس قوم کی تباہی کا باعث ہو جاتی ہے۔ ان تمام آفتوں سے بچانے اور مسلمانوں کو واضح شاہراہ پر چلانے کے لئے حضور نے ایک چھوٹے سے جملہ میں کیسے لطیف پیرایہ میں ایک دوسرے کی اصلاح و نصیحت کی تلقین فرمائی۔ مگر ایسی طرز پر کہ ناصح کے لئے بھی احتیاط کا باعث ہو۔ اور جسے نصیحت کی جاتی ہے۔ اس کے لئے بھی نصیحت حاصل کرنے کا باعث ہو۔

(۲) دوسرے معنی کی رو سے "المسلم" میں الف عہدی ہے یعنی وہ خاص مسلم جو اپنے آپ کو اول المسلمین اور اول المومنین کہتا ہے۔ اور فی الحقیقت وہی پہلا مسلم ہے۔ کہ جس نے دنیا میں اسلام کو پھیلایا۔ اور دیگر مسلمان پیدا کئے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ وجود باجود ہر ایک مسلمان کے لئے آئینہ کار ہے۔ (دوسرے "المسلم" سے ہر ایک مسلمان شخص مراد ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے۔ کہ اپنی شکل محمدی آئینہ میں دیکھتا رہے۔ اور اپنی کمزوریوں کو دور کرے۔ اس معنے کی رو سے گویا یہ فقرہ قرآن پاک کی آیت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کا ترجمہ ہے۔

تیسرے معنی کی رو سے پہلے لفظ "المسلم" میں الف لام استغراق کا ہے۔ اور ہر ایک مسلمان مراد ہے۔ اور دوسرے لفظ "المسلم" میں الف لام عہدی ہے۔ اور ایک مخصوص مسلم مراد ہے۔ یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود باجود کہ ہر ایک مسلمان شخص کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورانی شکل کا آئینہ بننا چاہیئے۔ اور ہر وقت دیکھتے رہنا چاہیئے۔ کہ کوئی قول و فعل یا حرکت و سکون ایسا تو نہیں۔ جس کی وجہ سے اس نورانی شکل کی جھلک دنیا کو پوری پوری دکھائی نہ دیتی ہو۔ کوئی خلق تو ایسا نہیں۔ کہ جس کی وجہ سے دنیا میں میری ذات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس چشمہ کے متعلق لوگوں میں بدگمانی پھیلتی ہو۔ اور وہ اسلام سے متنفر ہو رہے ہوں۔ ہر کامل الفن اپنے فن کی اشاعت پسند کرتا ہے۔ نئی سکیم نکالنے والا ہر شخص اس بات کا متمنی ہوتا ہے۔ کہ آنے والی نسلیں اس سکیم پر کاربند ہوں۔ خاندان کا ہر مورث اعلیٰ اس امر کی خواہش رکھتا ہے۔ کہ اس کی اولاد اس کے اوصافِ حمیدہ اور کارنامے نمایاں میں اس کی جانشین ہو۔ ایسے ہی ہر مصلح و نادی کی بھی آرزو ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں جن امور کو پھیلانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان کی اشاعت کریں۔ پس اس فطرتی تقاضا کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی ہر مسلمان سے اپنا پورا نائب بننے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ (ماخوذ)

ضروری اعلان

ملک بشیر احمد صاحب سابق ساکن دھرم کوٹ رندھاوا ہیڈ کنسٹیبل پولیس کے ذمہ قرضہ تعلیمی کی رقم ایک عرصہ سے واجب الادا چلی آ رہی ہے۔ جس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے پہلے بھی اخبار المصلح میں اعلان شائع کروایا گیا تھا۔ کہ وہ اپنے بقایا قرضہ کی بعد حساب فہمی ایک ماہ کے اندر اندر ادائیگی کریں۔ مگر تاحال ملک صاحب نے کوئی حساب فہمی نہیں کی۔ اور نہ ہی کوئی جواب تک بھجوایا ہے۔ کہ وہ اس رقم کی ادائیگی کب کریں گے۔ لہذا مکرر اعلان کے ذریعہ انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ بقایا رقم فوراً ادا کریں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کے انتخاب کے متعلق ضروری اعلان

بعض جماعتیں امراء یا پریذیڈنٹ کا انتخاب مرکز میں بھجوانے وقت یہ تحریر کر دیتی ہیں۔ کہ فلاں امیر یا پریذیڈنٹ کثرت رائے سے یا باتفاق جماعت نے منتخب کیا ہے۔

یہ طریق خلاف قواعد ہے۔ اور آئندہ کوئی ایسا انتخاب منظور نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ہر امیر یا پریذیڈنٹ کا انتخاب کرتے وقت کم از کم تین نام پیش کئے جاتے ضروری ہیں۔ اور پھر تینوں منتخب شدہ احباب کے سامنے ان کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد درج کی جایا کرے۔ جملہ جماعتیں مطلع رہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

"اسلامی دستور" کا نعرہ لگانے والوں سے

(از محمد شفیع خاں صاحب نجیب آبادی)

گو ہم سے زیادہ اسلامی دستور کے قیام کا کوئی اور خواہشمند نہیں۔ لیکن آج "اسلامی دستور" کا نعرہ ایک سیاسی چال کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ ہر جگہ اسلامی دستور کے شور نے۔ آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔

کوئی ان شور مچانے والوں۔ اسٹیج پر دھواں دھار تقریر کرنے والوں۔ فلک شگاف نعرے لگانے والوں سے پوچھے کہ آخر تم کیوں شور مچاتے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ "اسلامی دستور" ہاں! ایک مکمل "ضابطہ حیات" ایک اکمل ترین دستور اساسی۔ تم میں سے ہر ایک کے گھر میں موجود ہے۔ کیا تم صرف یہ چاہتے ہو۔ کہ "اسلامی دستور" نامی کتاب طبع ہو کر سرکاری الماریوں۔ وکلاء کی میزوں کی زینت بنی رہے۔ برائے خدا تم اس قانون کو ہاتھ میں لو۔ جو تمہاری دیواروں اور تمہارے طاقوں اور الماریوں کی زینت بنا ہوا ہے۔ اور تم میں سے بہت سوں کے سینوں میں بھی محفوظ ہے۔ یہ وہی قانون ہے جو چودہ سال قبل نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم کے واسطے رحمت اللعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے اللہ تبارک تعالیٰ نے ہم تک پہنچایا۔

آخر اسلامی دستور کا منشاء کیا ہو گا؟ یہی نا! کہ وہ مجرموں کو سزا دے۔ اور تمہارے جھگڑوں کا فیصلہ کرے۔ کیا قرآن کریم میں اوامر و نواہی نہیں ہیں۔ کیا اس میں رشد و ہدایت کا سامان نہیں ہے۔ کیا انذار و تبشیر نہیں ہے۔ تمہاری ضروریاتِ زندگی۔ جسمانی اور روحانی کا کونسا سامان ہے۔ جو اس میں موجود نہیں۔ مگر آہ تم نے آج اس خدائی قانون پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اس سراجِ منیر سے روشنی حاصل کرنی چھوڑ دی۔ اس چشمہ آبِ حیات سے منہ موڑ لیا۔ جب تم اس خدائی قانون پر عمل نہیں کر سکتے۔ جو تمہارے واسطے رحمتِ مجسم بن کر آیا۔ تو تم سے کیا امید رکھی جا سکتی کہ تم اس قانون پر عمل کرو گے جو تمہارے واسطے تم ہی میں سے کوئی تجویز کرے گا۔ جو مادی قانون آج نافذ ہے کیا تم اس پر صحیح معنوں میں عمل کر رہے ہو۔ کیا انکم ٹیکس ایمانداری سے ادا کرتے ہو۔ کیا عدالتوں میں کھڑے ہو کر حلف اٹھا کر جھوٹی گواہیاں دینے سے احتراز کرتے ہو۔ کیا بلیک مارکیٹ نہیں کرتے۔ کیا خالص اشیاء فروخت کرتے ہو۔ کیا تمہارے شرابخانے۔ قمار خانے قحبہ خانے۔ ویران پڑے ہیں۔ کیا تمہارے مالکانِ سینما تماشائیوں کی کمی کی وجہ سے بیٹھے مکھیاں مار رہے ہیں۔ غرض تم میں دیانت۔ امانت۔ صداقت۔ متانت۔ عفت۔ کوئی بھی جوہر موجود ہے۔ جب ان سب چیزوں کا فقدان ہے۔ تو تم کس منہ سے "اسلامی دستور"۔ "اسلامی دستور" کا نعرہ بلند کرتے ہو۔ ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو۔ کیا تم اس خدائی قانون پر عمل کرتے ہو؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔

تم بادشاہت خدا کی چاہتے ہو۔ حاکم خدا کو ماننا چاہتے ہو۔ مگر خدا کے قانون پر عمل کرنا نہیں چاہتے۔ پھر حکومت کے لئے باعثِ پریشانی کیوں بنتے ہو۔

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ڈنڈے کے زور سے اسلامی قانون پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ میرے عزیزو ڈنڈے کے زور سے تم منافق بن سکتے ہو۔ صالح نہیں بن سکتے۔ اگر تم کو صالحیت کا دعویٰ ہے۔ تو اسلامی قانون پر آج ہی سے خود عمل کرنا شروع کر دو۔ پھر تم دیکھو گے۔ کہ پاکستان کا ذرہ ذرہ اسلامی دستور سے مزین نظر آئے گا۔ اور تمہارے قلوب واقعی اسلام کی برتری اور فوقیت کو محسوس کریں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وما علینا الا البلاغ

ربوہ میں مزید رہائشی قطعات

قیمتوں میں تخفیف

(۱) احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ کے مختلف محلوں میں باموقع رہائشی قطعات نکلے ہیں ہر محلہ میں موقع کے لحاظ سے الگ الگ نرخ مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن پہلے کی نسبت قیمتوں میں معتدبہ کمی کر دی گئی ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت تفصیلات معلوم فرمائیں۔ یا خود تشریف لا کر موقعہ محل دیکھ کر جگہ پسند فرمائیں۔ قیمت یکمشت وصول کی جائے گی۔

(۲) جن دوستوں نے ان قطعات کی امید میں پیشگی رقوم پہلے نرخ پر جمع کرائی تھیں۔ ان کو اختیار ہے کہ چاہیں تو ادا کردہ رقم کے لحاظ سے حساب کر کے مزید زمین لے لیں اور چاہیں تو زائد رقم واپس لے لیں۔

(۳) جو دوست باہر کے محلوں سے اندر کے محلوں میں اپنی زمین تبدیل کرانا چاہیں وہ بھی اپنی ادا کردہ قیمت اور نئے قطعات کی قیمت کا فرق ادا کر کے تبادلہ کرا سکتے ہیں۔

(سکوٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

(از چوہدری جلال الدین صاحب قادیانی)

مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۳ء کو صبح دس بجے مولوی محمد تقی صاحب سنوری۔ ولد مولوی محمد یوسف صاحب سنوری۔ مرحوم۔ چنیوٹ میں وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ اور مورخہ ۱۴ ستمبر کو صبح سوا نو بجے مقبرہ موصیاں ربوہ میں بطور امانت دفن کر دیئے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے قادیان سے ہجرت کے بعد چنیوٹ میں رہائش اختیار کی گذشتہ چھ برس میں۔ مجھے آپ کو قریب سے دیکھنے۔ باتیں سننے حالات جاننے کا موقع ملا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ عاشق صادق۔ ایک بے ضرر اور ہمدرد زاہد و عابد وجود تھے۔ نماز باجماعت کے سختی سے پابند اور ذکر الٰہی میں محو رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر خیر سے چشم پر آب ہو جاتے عام طور پر خاموش طبعی اور گوشہ نشینی اختیار کئے رکھتے۔ اور کہتے کہ دنیا کاری سے ڈرتا ہوں۔

آپ کی تاریخ بیعت جو خود آپ نے بتائی تھی اور وفات کے بعد ان کے گھر سے بھی تصدیق ہوئی ۲۳ ر مارچ ۱۸۸۹ء تھی۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ اور حضور نے لدھیانہ میں بیعت لینی شروع کی۔ تو پہلے دن بیعت شروع ہوئی۔ اس کے دوسرے دن آپ نے بیعت کی اور آپ کا بیعت کنندگان میں نمبر ۴۵ تھا۔ اس تاریخ کے لحاظ سے آپ اولین بیعت کرنے والوں میں سے ایک تھے۔ بجد درجہ مستقل مزاج باغیرت اور متوکل تھے۔ اور ہر حال میں پابند نظام سلسلہ تھے۔ کسی قسم کے باہمی اختلاف میں نہ الجھتے تھے۔ بلکہ شکوہ کرنے والوں کو سختی سے جھڑک دیتے۔ ہجرت سے قبل سنور میں جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت سلسلہ کرتے رہے ہیں۔

آپ کی جائے پیدائش سنور ریاست پٹیالہ تھی۔ اور میٹرک پاس کرنے کے بعد بطور مدرس ملازم ہوئے اور پنشن پائی۔ آپ کی وصیت کا نمبر $\frac{838}{327}$ تھا۔ اور حصہ آمد سے ۱/۸ ادا کرتے تھے۔ آپ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء میں وصیت کی تھی۔ اور وفات تک پائی پائی کا حساب ادا فرماتے رہے۔ تحریک جدید میں دفتر اول سے شامل ہوئے۔ اور پورے ۱۹ سال کا چندہ ادا کیا۔ وفات کے بعد دفتر وصیت سے معلوم ہوا۔ کہ کوئی بقایا نہیں۔ بلکہ چند روپے زائد ادا شدہ ہیں۔

ایک دفعہ آپ نے خود مجھے بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے کئی سال قبل ہی حضرت کے ساتھ ہمارے تعلقات تھے۔ چنانچہ آپ کے والد مرحوم محمد یوسف صاحب نے ۱۸۸۴ء میں حضور کی اپنے گھر میں دعوت کی تھی۔ اور حضور ازراہِ شفقت تشریف لائے تھے۔

آپ نے اندازاً ۷۵ سال عمر پائی احباب ان کی بلندی درجات

ٹنڈر برائے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے لئے مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات کے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ خواہشمند حضرات مورخہ ۲۰ ر اکتوبر تک اپنے اپنے ٹنڈر بھجوا دیں۔ یا خود آکر بالمشافہ گفتگو کر لیں۔ یہ ضروری نہیں ہوگا کہ سب سے کم ریٹ والے کا ٹنڈر منظور کیا جائے۔ (ناظم جلسہ سالانہ ربوہ)

نمبر شمار	نام ٹھیکہ
۱	ٹھیکہ انتظام نان بائیاں
۲	〃 〃 باورچیاں
۳	〃 〃 آٹا گندھوائی
۴	〃 〃 پیڑے کردائی
۵	〃 〃 ماشکیاں
۶	〃 〃 نصب کردائی تنور
۷	〃 〃 مزدوران اٹھوائی دیگ
۸	〃 〃 خاکروبال
۹	ٹھیکہ انتظام لکڑی سوختنی
۱۰	〃 〃 گوشت گائے
۱۱	〃 〃 گوشت بکری
۱۲	〃 〃 گھی دیسی
۱۳	〃 〃 سبزی آلو شلجم وغیرہ
۱۴	〃 〃 پسائی آٹا
۱۵	〃 〃 ظروف گلی
۱۶	〃 〃 گیس روشنی

اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو اور دین کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کا ارشاد

کچھ عرصہ سے صدر انجمن کے چندوں کی وصولی بگڑ گئی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل الفاظ میں چندوں میں باقاعدگی کے متعلق احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں۔ اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے۔ تو آپ خود سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائیگی۔ مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے۔ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور مخلص یہ کہتا ہے۔ کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔ پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں۔

آخر سلسلہ کے کام آپ نہ کریں گے تو کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ ان قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ طالب علمی کے زمانہ میں میرے پاس دو اچھی صدریاں تھیں ان میں سے ایک صدری چوری ہو گئی۔ اور میرے دل کو بڑی تکلیف ہوئی۔ میں نے فوراً دوسری صدری بھی نکال کر خدا کی راہ میں دے دی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک مہینہ کے اندر اندر خدا تعالیٰ نے مجھے اتنا روپیہ دیا۔ کہ مجھ پر حج فرض ہو گیا۔ اور کئی سال مکہ میں رہ کر میں نے اُسی سے تعلیم پائی۔ پس اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو۔ اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔"

(ناظر بیت المال ربوہ)

خریداران المصلح

کی عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب کرام کی سہولت اور پرچے کی خریداری کو وسیع کرنے کیلئے پرچہ کی قیمت پر نظر ثانی کر کے چھ پیسے فی پرچہ مقرر کی گئی ہے۔ اس لئے ایجنٹ اصحاب کے ساتھ اس کے مطابق معاملہ کریں۔ اور کوئی شکایت ہو۔ تو دفتر ہذا کو براہِ راست اطلاع دیں۔

(مینیجر)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے والے ہمیشہ زندہ رکھے جائیں گے

(۱) "اسلام پر جو نازک دور گزر رہا ہے۔ اور احمدیت جس نیک مقصد کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس جہاد میں جو غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا جاری ہے شامل ہو۔ یہ ایسا کام ہے کہ شدید دشمن بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے تو کیا آپ تحریک جدید کا وعدہ ادا کر چکے۔ اگر نہیں تو آخری سہ ماہی جا رہی ہے۔ خاص توجہ فرمائیں)

(۲) "احمدیت اگر پھیلے گی۔ اور اسلام اگر ترقی کرے گا۔ تو انہیں لوگوں کے ذریعہ جو سمجھتے ہیں کہ جو کچھ کرنا ہے۔ ہم نے ہی کرنا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اپنے دین کی خدمت کا کوئی کام لے رہا ہے۔ یہ ایک انعام ہے۔ جو ہم پر کیا جا رہا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جائیں گے۔ اور ان کے نام مجاہدین میں شمار کئے جائیں گے" تو آپ تحریک جدید میں اگر شامل ہیں۔ تو ذرا اپنا محاسبہ کریں کہ کسی سال کا بقایا تو نہیں۔ اگر ہو تو ادا کرنے کا فکر کریں۔ یکم ۳۰ نومبر ۱۳۳۲ھش سے قبل۔ تا نام ۹ سالہ فہرست میں آ جائے)

(۳) آخر سلسلہ کے کام آپ نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض لوگ ان قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ آپ بھی کر سکتے ہیں" (بشرطیکہ آپ فوری توجہ کریں)

(۴) مخلص یہ کہتا ہے۔ کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔" اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔

(۵) "پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں۔"

(۶) "تحریک جدید کے سال رواں سے بہت وقت گذر چکا اور تھوڑا سا باقی ہے آپ اپنے تحریک جدید کے وعدہ کا جائزہ لیں۔ اگر وعدہ پورا نہیں ہوا۔ تو اس میں رجب الادا رقم ارسال کر کے سو فی صدی ادا کر لیں۔ دفتر ہذا یاد دہانی وعدہ اور وصولی کی اطلاع دے چکا ہے پس ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ (وکیل المال ربوہ)

ضروری اطلاع

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افراد جماعت کو بلحاظ عمر تین تنظیموں میں منقسم فرما دیا ہوا ہے۔ یعنی پندرہ سال کی عمر کے بچوں کو مجلس اطفال میں اور پندرہ سے اوپر چالیس تک کے نوجوانوں کو مجلس خدام الاحمدیہ میں۔ اور اس سے اوپر کے لوگوں کے لئے مجلس انصار اللہ مقرر ہے۔

پس جو لوگ خدام الاحمدیہ کی عمر سے نکل چکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور انصار اللہ کی عمر میں داخل ہو گئے ہوئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اگر وہ پہلے کسی مقامی جماعت کی مجلس خدام کی تنظیم میں شامل ہیں۔ تو مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے زعیم یا قائد صاحب کو خدام کی رکنیت سے ڈسچارج ہونے کے لئے درخواست دے کر اپنے نام اور پتہ اور عمر وغیرہ سے دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ میں بھی اطلاع بھجوا دیں تا مرکزیہ دفتر انصار اللہ خود بھی ایسے احباب کے نام خدام کی فہرست سے ڈسچارج کرانے اور تنظیم انصار میں شمولیت کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لا سکے۔

اور جس جماعت میں پہلے سے مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہ ہونے کی وجہ سے کسی صاحب کا نام خدام کی رکنیت میں درج رجسٹر نہ ہوا ہو۔ یا اکیلے کہیں رہتے ہوں۔ اور کسی جماعت میں شامل نہ ہوں تو انہیں چاہیئے کہ اپنے نام و پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تا تنظیم انصار میں شمولیت کے متعلق مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے بہر حال کسی ایسے احمدی دوست کو جو چالیس سالہ عمر میں ہو تنظیم انصار سے باہر نہ رہنا چاہیئے۔ دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ سے فارم ممبری منگوا کر تنظیم انصار میں شامل ہو جانا ضروری ہے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

شکریہ: محترمہ حمیدہ عارفہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ نے مبلغ ستر روپے برائے خرید برتن بھیجے ہیں جس کیلئے ان کا اور کوئٹہ کی ممبرات لجنہ کا بہت بہت شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء اس سے قبل جماعت سکھر۔ لجنہ گوجرانوالہ۔ لجنہ بھیرہ اور لجنہ راولپنڈی نے بھی نقدی یا برتنوں کی صورت میں عطیے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ بہترین جزا دے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے اور دیگر بھائیوں اور بہنوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (افسر لنگر خانہ ربوہ)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

منظفر علی شمسی کا بیان

لاہور ۸ ر اکتوبر۔ کل یہاں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے سامنے تین اور گواہوں کے بیانات قلمبند کئے گئے۔ پہلے گواہ سید منظفر علی شمسی نے عدالت کو بتایا۔ کہ انہوں نے دوسرے علماء کے وفود کے ساتھ وزیراعظم سے ملاقاتیں کیں۔ اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو کابینے سے نکالنے کے مطالبات پیش کئے۔ مگران وفود کے سامنے خواجہ ناظم الدین نے مطالبات تسلیم کرنے سے معذوری ظاہر کی اور کہا۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں کو کابینہ سے نکالنے کی تحریک پر انڈونیشیا اور ہالینڈ میں ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

پنجاب کے حالیہ فسادات کی تحقیقاتی عدالت میں مسٹر منظفر علی شمسی نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ براہ راست اقدام کا مطلب جائز مطالبہ منوانے کا ہوتا ہے۔ اور یہ میرے نزدیک آئینی طریقہ ہے۔ یعنی تشدد سے قطع نظر اپنے مطالبے پر زور دینا۔

سوال:۔ اگر خواجہ ناظم الدین یہ سمجھتے تھے۔ کہ چودھری ظفر اللہ کے ذاتی اثرات سے پاکستان کو گندم مل سکتا ہے۔ تو کیا آپ ایسی صورت میں چودھری ظفر اللہ خاں کو کابینہ سے الگ کر کے ملک کے عوام کو بھوکا مرنے کی اجازت دے سکتے تھے؟

جواب:۔ اگر مذہب بیچ کر گیہوں حاصل کرنا ہے۔ تو اس سے بہتر ہے۔ کہ اس ملک کے عوام بھوکے رہیں۔ اور مر جائیں۔

گواہ نے بتایا۔ کہ مجھے آموں کا ایک باغ الاٹ ہوا ہے۔ جس کی سالانہ آمدنی ۱۲ یا ۱۳ سو روپیہ ہے۔ ایک پندرہ روزہ اخبار شاید بھی نکال رہا ہوں

سوال:۔ کیا کسی عام جلسہ میں مولانا ابوالحسنات نے اعلان کیا تھا۔ کہ صبح سے رضاکار گورنر جنرل اور وزیراعظم کے مکان پر پکٹنگ کریں گے؟

جواب:۔ یہ غلط ہے۔ مولانا ابوالحسنات جلسے میں شریک ہی نہیں تھے۔

انہوں نے جلسے کا جو حال بتایا ہوگا، وہ سنکر بتایا ہوگا۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل کی تجویز پر گواہ سے پوچھا۔ کہ کیا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ دیگر انبیاءؑ سے بارہ شیعہ اماموں کا منصب برتر ہے؟

گواہ نے کہا۔ نہیں کوئی امام نبی سے برتر نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ خود نبی نہ ہو۔

اس سے قبل گواہ نے مسٹر سہروردی کی جرح پر بتایا کہ میں لاہور میں آل پارٹیز کنونشن میں شریک نہیں تھا۔ البتہ اس کا کنوینر ضرور تھا۔ اس کی مجلس عمل میں مختلف مذہبی اداروں کے نمائندے شریک تھے۔ مولانا داؤد غزنوی اس کے سیکرٹری مولانا ابوالحسنات صدر اور مولانا امین احسن اصلاحی نائب صدر تھے۔ میں ضلع گورداسپور کا رہنے والا ہوں۔ اور وہاں شیعہ لیگ کا سیکرٹری تھا۔ ۱۹۳۹ء سے قبل قادیان میں شیعہ مجلس نہیں تھی

سوال:۔ آپ قادیان میں حضرت امام حسینؓ کا چہلم کیوں منایا کرتے تھے؟

جواب:۔ کیونکہ مرزا غلام احمد اور ان کے خلیفہ قادیان سے باہر جاکر اہلبیت کے متعلق ناروا باتیں کہا کرتے تھے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ قادیان ہی میں مجلس شیعہ کا انعقاد کیا کروں۔

سوال:۔ قادیانیوں نے ایسے ناروا کلمات کب کہے تھے؟

جواب:۔ وہ لوگ دینانگر میں آریہ سماجیوں سے مناظرہ کرنے آئے تھے۔ اور وہاں ایسے کلمات کہتے تھے۔

گواہ نے کہا۔ کہ شیعہ مجلس کے لئے دعوت نامے تمام ہندوستان کے شیعہ علماء کو بھیجے جاتے تھے۔ دو بار مسٹر منظفر علی خاں قزلباش نے مجلس کی صدارت کی تھی۔ سید نادی علی شاہ میئر لاہور کارپوریشن بھی ایک اجلاس کی صدارت کر چکے ہیں۔ دیگر علماء کرام بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ گواہ نے کہا۔ کہ میں حضرت پیر سبز شاہ کا پوتا ہوں۔ اور شمسی ہوں۔ میں کبھی مجلس احرار کا رکن نہیں رہا۔ میرے دادا کی درگاہ کے عقیدت مندوں کی تعداد ہزاروں ہے۔ اسی سال پہلے چہلم کی مجلس پنجاب میں میرے والد نے منعقد کی تھی۔ قادیانی باہر جاکر یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ وہ صحیح اسلام کے نمائندے ہیں اور اس طرح وہ لوگوں کو گمراہ کرتے تھے۔ بھارت کے دیگر علاقوں میں بھی شاہان اودھ یا ان سے بھی پہلے کے دور سے چہلم کی مجلس منعقد ہوتی تھی۔ واجد علی شاہ کے زمانے میں انیس اور دبیر نے مرثیے کہے ہیں۔ مسٹر سہروردی کو گواہ نے بتایا۔ کہ میں ادارۂ تحفظ حقوق شیعہ کا سکرٹری تھا۔ عدالت نے پوچھا۔ کہ پاکستان میں ایسے کیا حقوق ہیں۔ شیعہ جن کا تحفظ چاہتے ہیں۔ شیعہ حضرات کے کچھ مذہبی ارکان خاص قسم کے ہیں۔ جن کے تحفظ کے لئے ایک ادارہ ضروری ہے۔ جو حکومت کے سامنے مسئلہ کو پیش کرے۔ شاید ۲۹ر اگست کو میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے ایک وفد کے ساتھ ملا تھا۔ جس میں مولانا داؤد غزنوی۔ مولانا ابوالحسنات۔ مولانا مرتضٰے احمد خاں میکش شیخ حسام الدین اور دو ایک آدمی اور تھے۔ ہم نے احمدیوں کے خلاف تحریری یادداشت پیش کی تھی۔ اور شکایت پیش کی تھی۔ کہ پنجاب میں احمدیوں کو ایسے الاٹمنٹ دیئے گئے ہیں۔ جن کے وہ مستحق نہیں ہیں۔ سرکاری دفاتر میں احمدیوں کا رویہ جارحانہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس یادداشت میں کچھ مطالبات ایسے تھے۔ جن کا تعلق مرکز سے تھا۔ مثلاً احمدیوں کو اقلیت قرار دینا اور چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو کابینہ سے الگ کرنا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کہ ان مطالبات کا تعلق مرکز سے ہے۔ بہرحال صوبائی دائرہ اختیار کے مطالبات پر میں غور کروں گا۔ گواہ نے کہا۔ کہ احمدیوں کے خلاف پنجاب کے کئی جلسوں میں میں شریک ہوا تھا۔

۱۶، ۱۷، ۱۸ر جنوری ۱۹۵۳ء کو میں کراچی میں آل پارٹیز کنونشن میں شریک ہوا تھا۔ حاجی مولا بخش ایم۔ ایل۔ اے کے مکان پر ۳۰۰ علماء کا اجتماع تھا۔ کیونکہ عام جلسوں پر چیف کمشنر نے پابندی عائد کر دی تھی۔ کنونشن میں ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ ۱۸ر جنوری کو عام جلسے میں قرارداد منظوری کے لئے پیش کی گئی۔ اس سب کمیٹی کا ایک رکن میں بھی تھا۔ باقی اراکین کے نام یہ ہیں۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی جماعت اسلامی۔ مولانا احتشام الحق۔ مولانا عبد الحامد بدایونی۔ مولانا حافظ کفایت حسین۔ مولانا داؤد غزنوی۔ مولانا شمس الحق (مشرقی بنگال) مولانا پیر صاحب سرسینہ شریف (مشرقی بنگال) مفتی محمد یوسف کلکتوی۔ مولانا اطہر علی (مشرقی بنگال) اور ماسٹر تاج الدین انصاری۔ گواہ مسٹر شمسی نے کہا۔ کہ حاجی مولا بخش کے مکان پر کراچی میں ۱۷ اور ۱۸ر جنوری کو سب کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے تجویز پیش کی۔ کہ جبکہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات میں ترمیم کی جائے گی۔ تو احمدیوں کے معاملات پر بھی ترمیم کا حق علماء کو ہوگا۔ بعد میں فیصلہ ہوا۔ کہ ۱۸ر جنوری کے عام جلسے میں مولانا مودودی کی تجویز پیش کی جائے۔ کیونکہ وہاں کچھ ممبر اختلافات کر رہے تھے۔ سب کمیٹی نے یہ بھی طے کیا۔ کہ ایک ماہ کا نوٹس وزیراعظم کو دیا جائے۔ کیونکہ مطالبات منوانے کی سابقہ تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ دوسرے روز عام جلسے میں مولانا مودودی کی تجویز منظور نہیں ہوئی۔ اور کہا گیا۔ کہ احمدیوں کے متعلق سوال قطعی جداگانہ نوعیت کا ہے۔ مولانا مودودی نے کثرت رائے کے سامنے سر جھکا دیا۔ اس کے بعد الٹی میٹم کی شکل میں دینے کے لئے ایک قرارداد قلمبند کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ میں نے قرارداد لکھی۔ جو حافظ کفایت حسین۔ مولانا مودودی۔ مولانا عبد الحامد بدایونی اور ماسٹر تاج الدین انصاری نے مشترکہ طور پر لکھوائی تھی۔ یہ قرارداد ایک دوسرے جلسے میں منظور کر لی گئی۔ ۱۵ر ممبروں پر مشتمل ایک اور سب کمیٹی بنادی گئی۔ آٹھ ممبر تو وہیں منتخب کئے گئے۔ باقی نامزد کئے گئے۔ سیکرٹری کا تقرر نہیں کیا گیا تھا۔ اس لئے میں سیکرٹری کی حیثیت سے کام کرنے لگا۔ سب کمیٹی کا جلسہ دفتر تحریک ختم نبوت بندر روڈ کراچی میں رات کے آٹھ بجے منعقد ہوا۔ مولانا مودودی کی جگہ مولانا سلطان احمد امیر جماعت اسلامی سندھ وکراچی موجود تھے۔

اس سے قبل ایک ضیافت میں بھی مولانا مودودی نے آنے سے معذرت ظاہر کی تھی۔ بہرحال ہم نے وزیراعظم سے ملاقات کی۔ جنہوں نے بتایا۔ کہ آپ الٹی میٹم نہ دیجئے۔ میں خود مسلمان ہوں اور چاہتا ہوں۔ کہ مسلمان اپنے عزائم میں کامیاب ہوں۔ مگر مطالبات پیش کرنے کے لئے یہ وقت موزوں نہیں ہے۔ بہرحال ایک ماہ کا نوٹس دیا ہے۔ تو میں غور کروں گا۔ آپ بھی صورت حال پر پھر غور کر لیجئے۔

گواہ نے جرح کے دوران میں مزید بتایا۔ کہ ہم نے ۱۶ر فروری کو خواجہ ناظم الدین سے پھر ملاقات کی۔ یہ ملاقات لاہور میں ہوئی۔ اور وفد میں مولانا ابوالحسنات۔ مولانا اختر علی خاں۔ ماسٹر تاج الدین۔ مولانا خادم حسین اور چودھری شہاب الدین جو مولانا اختر علی خاں گروپ سے تعلق رکھتے ہیں۔ شامل تھے۔ ہم نے خواجہ ناظم الدین کو آگاہ کیا۔ کہ ہمارے الٹی میٹم کی مدت ختم ہو رہی ہے۔ اس پر خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ کہ وہ ہمارے مطالبات کے حامی ہیں۔ لیکن اگر چودھری ظفر اللہ خاں کو کابینہ سے نکال دیا گیا۔ تو امریکہ پاکستان کو گندم دینے سے انکار کر دے گا۔ اور برطانیہ بھی ہم سے ناراض ہو جائیگا۔ خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ کہ انڈونیشیا کی حکومت نے اپنے سفیر کے ذریعہ ہمیں یہ پیغام بھیجا ہے۔ کہ انڈونیشیا پاکستان کے ساتھ صرف اس لئے محبت کرتا ہے۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں مرکزی کابینہ میں شامل ہیں۔ لہٰذا ان کے خلاف پاکستان میں جو پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اسے انڈونیشیا میں پسند نہیں کیا جاتا ہے۔ گواہ نے کہا۔ کہ اس پر ہم نے خواجہ ناظم الدین سے پوچھا۔ کہ کیا انڈونیشیا کا سفیر احمدی ہے۔ مگر خواجہ ناظم الدین نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا۔

گواہ نے مزید جرح کے دوران میں بتایا کہ وزیراعظم نے کہا۔ کہ وہ وفد کے مطالبات تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ اس طرح بین الاقوامی کشیدگی پیدا ہو جائے گی۔ انہوں نے مولانا ابوالحسنات کو مزید بات چیت کے لئے کراچی آنے کو کہا۔ وزیراعظم کی درخواست پر میں ماسٹر تاج الدین اور مولانا ابوالحسنات کے ہمراہ ۲۰ر فروری کی رات کو کراچی روانہ ہوا۔ کراچی سے مولانا عبد الحامد بدایونی ہمارے ساتھ ہولئے اور ہم نے ۲۲ر فروری کو وزیراعظم سے پھر ملاقات کی۔ انہوں نے بحث میں حصہ لینے کے لئے سردار عبد الرب نشتر کو بھی بلا بھیجا۔ وزیراعظم نے ہم سے پوچھا۔ کہ اگر ہمارے مطالبات منظور نہ ہوئے۔ تو اس صورت میں ہم لوگ کیا کریں گے۔ ہم نے جواب دیا۔ کہ ہم آپ کی عمر درازی کی دعا کریں گے۔ کیونکہ ہم تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایک اسلامی حکومت ہے۔ اور یہ اللہ اور اس کے

(باقی مسلسل صفحہ ۷ پر)

رسول کا نام لے کر دوٹ حاصل کرنے حاصل ہوئی ہے ہم نے سہروں سے درخواست کی۔ کہ وہ ہمارے مطالبات منظور کر لیں۔ مگر انہوں نے اپنی معذوری کا اظہار کیا۔ ہم نے ان سے کہا۔ کہ پاکستان کا جو آئین بنایا جا رہا ہے۔ اس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا اعلان کیا جائے اس پر ہم سے کہا گیا۔ کہ اسمبلی میں اس قسم کی قرارداد پیش کرائیے۔ مگر ہم نے انہیں بتایا۔ کہ وہ خود پارٹی لیڈر ہیں اور ایسی قرارداد پیش کرنا ان کا فرض ہے مگر انہوں نے پھر اپنی معذوری کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اگر یہ مطالبہ تسلیم کر لیا گیا تو پاکستان کو امریکہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں ملے گا۔ وزیر اعظم نے ہم ہر تاریخ کو مجھے پھر بلایا۔ اور کہا کہ اگر اس ملک پر ملا قابض ہو گئے تو یہاں پر بنو امیہ اور عباسیوں کی تاریخ دہرائی جائے گی۔ ہم نے انہیں بتایا۔ کہ آپ خود ہی قرارداد مقاصد منظور کرانے اور علماء بورڈ قائم کرانے کے ذمہ دار تھے۔ اور اب ہمارے مطالبات انہیں سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم نے انہیں بتایا کہ وہ علماء کو ملا کہہ کر علماء کی توہین کرتے ہیں۔ میں نے انہیں یہ بھی کہا۔ کہ وہ کب سے شیعوں کے محافظ بنے ہوئے ہیں۔ عدالت کے ایک سوال کے جواب میں کہ ملا کسے کہتے ہیں۔ گواہ نے بتایا۔ کہ عالم کی اصطلاح کو غلط طریقے پر استعمال کرنے کے لئے ملا کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

سوال:۔ کیا آپ کو ایران کے ملاؤں کا علم ہے۔ اور ملاؤں نے ایران میں کیا کیا؟

جواب:۔ ایران میں ملاؤں سے نئی دور گذر رہے ہیں۔ عدالت نے مسٹر شمسی سے کہا۔ اگر انہیں یاد ہو تو وہ انڈونیشی سفیر کا نام بتائیں مگر انہوں نے کہا۔ کہ مجھے یاد نہیں۔ مگر وہ حال ہی میں انتقال کر گئے تھے۔ انہوں نے جرح کے دوران میں مزید بتایا۔ کہ ہم نے خواجہ ناظم الدین سے کہا۔ کہ انڈونیشی سفیر کا اس طرح کا رویہ اس لئے ہو گا۔ کہ وہ قادیانی تھا۔ وزیر اعظم نے ہمیں یہ بھی کہا۔ کہ جنرل نجیب چودھری محمد ظفر اللہ خان کو ناپسند کرتے ہیں۔ کہ وہ ہوائی اڈے پر ظفر اللہ خان کو لینے کے لئے آئے تھے۔ اس پر ہم نے کہا۔ کہ یہ صرف پاکستان کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ اگر کوئی اور وزیر خارجہ ہوتا تب بھی جنرل نجیب ایسا ہی کرتے۔ وزیر اعظم نے ہمیں انتظار کرنے کو کہا۔ اور بتایا۔ کہ ہالینڈ سے بھی شکایات آ رہی ہیں۔ ہم نے انہیں بتایا کہ اس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ وہاں ہمارے ناظم امور مسٹر لال شاہ بخاری احمدی ہو گئے ہیں۔ اس پر صدر انجمن احمدیہ کے وکیل نے عدالت کو بتایا۔ کہ یہ بیان غلط ہے۔ انہوں نے عدالت کی توجہ اس طرف بھی دلائی کہ گواہ حلفیہ بیان دے رہا ہے۔ اور اسے غلط باتیں کہنے سے روکا جائے۔ اس پر عدالت نے گواہ سے دریافت کیا۔ کہ انہیں یہ کیسے علم ہوا۔ کہ سید لال شاہ بخاری احمدی ہو گئے ہیں گواہ نے جواب دیا۔ کہ انہیں ذاتی طور پر تو کچھ علم نہیں۔ مگر کراچی میں اس قسم کی افواہ سنی گئی تھی۔

لندن میں پاکستان کے ہائی کمشنر اصفہانی کو برطرف کرنے کا جعلی حکم نامہ

کراچی میں وزارت خارجہ کے تین کلرکوں کی سازش کے الزام میں گرفتاری

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ کراچی سی۔ آئی۔ ڈی وزارت خارجہ کے تین کلرکوں کے خلاف تحقیقات کر رہی ہے۔ جن پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے وزارت کے سیکرٹری مسٹر جے۔ ایم رحیم کے جعلی دستخط نار ایک خط پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم لندن مسٹر اصفہانی کو بھجوایا۔ خط میں کہا گیا تھا۔ کہ حکومت نے ان کو ہائی کمشنر کے عہدے سے برطرف کر دیا ہے۔ لہٰذا وہ اپنا چارج دے دیں۔ پتہ چلا ہے کہ خط سفارتی ڈاک کے تھیلے میں بھیجا گیا۔ اور ہائی کمشنر نے خط ملنے پر اپنا چارج اپنے ماتحت افسر کو سونپ دیا۔ لیکن کراچی سے برطرفی کے حکم کی وضاحت طلب کی۔ جس پر وزارت خارجہ میں کھلبلی مچی۔ اور مسٹر اصفہانی کو بتایا گیا ہے کہ وہ حکم غلط ہے۔ پھر معاملہ سی۔ آئی۔ ڈی کے سپرد کیا گیا۔ اور وہ خط منگوایا گیا۔ جس پر جعلی دستخط کئے گئے تھے۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے تین کلرکوں کو گرفتار کر کے وہ ٹائپ رائٹر پکڑا۔ جس پر یہ خط ٹائپ کیا گیا تھا۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے یہ خط ہینڈ رائٹنگ ایکسپرٹ کے پاس تحریر کی شناخت کے لئے بھیجا ہے۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے اپنی تحقیقات مکمل کرنے کے لئے ملزمان کا ریمانڈ لیا ہے۔ انہیں ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ مسٹر جواد کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔

فلسطینی مہاجرین کیلئے پاکستان کی طرف سے ایک لاکھ روپے

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ فلسطینی امداد اور بحالی کے پروگرام کے تحت حکومت پاکستان نے ایک لاکھ روپے کی رقم دی ہے۔ یہ رقم شام میں مقیم پاکستانی وزیر مختار ڈاکٹر محمود حسن کے ذریعہ بھجوائی گئی ہے۔ اب تک پاکستان اس پروگرام کے لئے ۱۷ لاکھ ۷۶ ہزار روپے دے چکا ہے اس میں ۶ لاکھ روپے کا وہ گندم بھی شامل ہے جو ۵۱-۱۹۵۰ء اور ۵۲-۱۹۵۱ء میں دیا گیا ہے۔

البانیہ کے سابق شاہ کو حکومت مصر نے چھوڑنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ مالی وسائل کی تحقیقات

قاہرہ ۸ ر اکتوبر۔ مصر کی حکومت نے البانیہ کے سابق بادشاہ زوغ کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اس وقت تک مصر چھوڑ کر نہیں جا سکتے جب تک حکومت ان کی تجارتی اور مالی سرگرمیوں کی تحقیقات مکمل نہ کر لے۔ ایسی ہی پابندی سابق ملکہ البانیہ پر بھی لگائی گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سابق شاہ کے خلاف یہ پابندی عارضی ہے۔ اور انہیں ٹیکس کی رقوم ادا کرنے کے بعد مصر چھوڑنے کی اجازت دے دی جائے گی۔

کراچی کو پنجاب سے ملانے والی نئی سڑک کھول دی گئی

دوہڑی ۸ ر اکتوبر۔ ملتان کا ایک حصہ جو تقریباً ۵ سو میل لمبا ہے۔ نہایت ہی خراب اور خستہ حالت میں تھا۔ ۷ لاکھ روپے کے خرچ سے یہ سڑک نئے سرے سے بنائی گئی ہے اور یکم اکتوبر سے کھول دی گئی ہے۔ اس کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے۔ کہ یہ سڑک سندھ اور دار الحکومت کراچی کو پنجاب سے ملاتی ہے۔

چغتائی کو تاحیات ۵۰۰ روپے ماہوار پنشن ملے گی

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ مشہور پاکستانی آرٹسٹ عبدالرحمن چغتائی کو حکومت پاکستان نے پانچ سو روپے ماہوار پنشن دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پنشن عبدالرحمن چغتائی کو تمام عمر ملے گی۔ پاکستانی آرٹ و کلچر کے لئے مسٹر چغتائی کی خدمات کے صلے میں حکومت نے یہ پنشن مقرر کی ہے۔

انڈونیشیا کے وزیر خارجہ آج کراچی پہنچیں گے

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر آرنا رجو کل شام کراچی پہنچ رہے ہیں۔ وہ تین دن تک حکومت پاکستان کے مہمان رہیں گے۔

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں اسلام کو مملکت کا سرکاری مذہب قرار دینے پر بحث

کراچی ۹ ر اکتوبر مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی نے کل اپنے اجلاس جو تقریباً ۲ گھنٹے جاری رہا بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے باب ۳ پر غور و خوض جاری رکھا۔ دو روز سے پارٹی اس باب کی ایک دفعہ پر بحث کر رہی تھی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کا مذہب اسلام ہوگا۔ اس دفعہ پر طویل بحث چل رہی ہے اور آج کسی فیصلہ کی توقع ہے۔ بہت سے ممبروں کا کہنا ہے کہ ہمیں پاکستان کو ایسی ری پبلک بنانا چاہیئے۔ جس میں اسلام کو مملکت کا مذہب قرار دیا گیا ہو۔ دوسرے ممبر اس خیال کے ہیں کہ ری پبلک میں اصولاً مملکت کا مذہب مقرر نہیں کیا جاتا۔ توقع ہے کہ کل پارٹی کا اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہے گا۔ یہ فیصلہ بھی کیا جائے گا کہ آیا علماء کے بورڈ قائم کرنے کی تجویز باقی رکھی جائے یا نہیں۔ بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے باب میں کہا گیا ہے۔ کہ کوئی قانون اسلام اور سنت کے خلاف نہ بنایا جائیگا۔

روس میں نجی ملکیت رکھنے کی خواہش بڑھ رہی ہے

بوسٹن ۸ ر اکتوبر۔ مشہور اخبار کرسچین سائنس مانیٹر کے نامہ نگار "تام وسٹنٹ" نے جو نو سال تک روس میں رہ چکے ہیں لکھا ہے کہ سوویٹ یونین میں نجی ملکیت رکھنے کی خواہش ختم ہونے کی بجائے بہت بڑھ رہی ہے۔ مسٹر وسٹنٹ کے سلسلہ میں کہا گیا ہے کہ اشتراکیت کو ۵۰ سالہ دور حکومت میں صرف اس میں کامیابی ہوئی ہے کہ اہل روس میں نجی جائداد رکھنے کی جو خواہش موجود تھی۔ اسے تیز تر کر دیا گیا ہے۔

پانچ جرمن ماہرین کی جماعت آج کراچی پہنچ گئی!

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ پاکستان میں لوہے اور فولاد کی صنعت کو ترقی دینے میں امداد بہم پہنچانے کی غرض سے مغربی جرمنی کے ۵ ماہرین کی ٹیم آج کراچی پہنچ گئی۔ یہ لوگ ۱۳ ر اکتوبر کو لالہ موسیٰ جائیں گے۔ اور وہاں اس بات کا جائزہ لیں گے کہ آیا خام لوہا نکالنے کا یہاں کوئی امکان ہے یا نہیں۔

سکھر میں قتل کی بڑھتی ہوئی وارداتیں

سکھر ۸ ر اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ ضلع سکھر میں جرائم میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا۔ اور صرف چار دنوں میں تین خون تین مسلح ڈکیتی اور ایک مسلح چوری کی وارداتیں کی گئیں۔ ضلع کے مختلف علاقوں میں وقوع کی گئیں۔ اس سلسلے میں پولیس نے تقریباً دس افراد کو خون کے جرم میں اور گیارہ افراد کو ڈکیتی کے سلسلے میں گرفتار کیا ہے۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔

انقرہ ۸ ر اکتوبر۔ کل انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ترکی جمہوریت کے بانی اتاترک کے مدفون جسم کو ان کی برسی کے دن ایک نئے مقبرہ میں رکھا جائے گا۔ یہ مقبرہ ایک پہاڑی پر تعمیر کیا گیا ہے جو انقرہ کے وسط میں واقع ہے۔

بنیادی اصولوں کی رپورٹ میں ترمیمات

علماء بورڈ بنانے کی مخالفت

کراچی ۹ ر اکتوبر۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا جلسہ آج تقریباً ایک گھنٹہ تک مسٹر محمد علی کی صدارت میں منعقد ہوا اور بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور ہوتا رہا۔ کمیٹی کا جلسہ کل صبح نو بجے پھر ہوگا۔ کمیٹی رپورٹ کے مختلف حصوں پر غور کر رہی ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا جا رہا ہے کہ کون کونسی ترمیمات پیش کی جائیں۔ اب تک تین سو ترمیمات کا نوٹس دیا جا چکا ہے۔ جس میں پاکستان کو جمہوریہ قرار دینے سے متعلق ترمیم بھی شامل ہے۔ کمیٹی نے آج رپورٹ کے تیسرے باب پر غور کیا جس میں کہا گیا ہے کہ قرآن و سنت کے منافی کوئی قانون نہیں بنایا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ آج پارٹی کے اجلاس میں علماء کے بورڈ بنانے کی مخالفت کی گئی یہ چلا کہ ممبروں کی اکثریت علماء بورڈ کی تجویز کو حذف کرنے کی حامی ہے۔ اس وقت تک ۳۰۰ ترمیمات پیش ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک ترمیم میاں افتخار الدین کے نام سے ہے۔ جس میں پاکستان کو دو حصوں پر مشتمل کنفیڈریشن بنانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

منقولہ متروکہ املاک کے معاہدے کے متعلق

حکومت پاکستان جلد ہی فیصلہ کا اعلان کرے گی

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر مہاجرین مسٹر شعیب قریشی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کراچی میں منقولہ متروکہ املاک کے بارے میں جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس پر حکومت پاکستان غور کر رہی ہے۔ اور حکومت بھارت کو جلد اپنے نظریات سے آگاہ کر دے گی۔ انہوں نے بھارتی وزیر آبادکاری مسٹر جین کے حالیہ بیان کے سلسلے میں کہا کہ متروکہ املاک کے متعلق اگر پاکستان کے جاری کردہ احکام و آرڈی نینسوں کا تجزیہ کیا جائے تو متروکہ املاک کے متعلق پاکستان کا کیس مضبوط ہوگا۔ مسٹر جین نے پاکستان پارلیمنٹ میں مسٹر شعیب قریشی کے ایک حالیہ بیان پر یہ کہا تھا کہ وہ متروکہ املاک کے متعلق پاکستان کے احکام و آرڈی نینسوں کا تجزیہ کریں گے۔ مسٹر قریشی نے کہا ہے کہ ایسا کرنے سے صداقت سامنے آجائے گی۔

تہران کے تاجروں نے مصدق کی رہائی کے لئے ہڑتال کر دی

تہران ۸ ر اکتوبر۔ آج تہران میں ڈاکٹر مصدق کے حامی تاجروں نے سابق وزیر اعظم کی گرفتاری اور ان پر غداری کے الزام میں مقدمہ چلائے جانے کے فیصلہ کے خلاف بطور احتجاج ہڑتال کر دی۔ تاجروں نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں ڈاکٹر مصدق کو رہا کرنے یا ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ حکومت کا خیال ہے۔ کہ تہران کے کمیونسٹوں نے ان تاجروں کی حوصلہ افزائی شروع کر دی ہے اور ہو سکتا ہے۔ کہ آئندہ چند روز میں طلباء عام فسادات شروع کر دیں۔ ادھر آج ملا آیت اللہ کاشانی کے حامیوں نے شہر میں مظاہرہ کیا۔ اور شہنشاہ ایران زندہ باد اور جنرل زاہدی زندہ باد کے نعرے لگائے۔ ان مظاہروں کا مقصد یہ ہے۔ کہ مصدق کے حامیوں کو مرعوب کیا جا سکے۔ قُم شہر سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں مصدق کے حامیوں نے زبردست مظاہرے کئے۔ اور لاتعداد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

گورنر جنرل آج گارڈن پارٹی دیں گے

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد آج شام پانچ بجے دستور ساز اسمبلی کے تمام ممبروں کو گارڈن پارٹی دے رہے ہیں۔

پاکستان میں ضروری اشیاء کا کنٹرول آرڈر

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ گزٹ آف پاکستان کی ایک غیر معمولی اشاعت مورخہ ۸ ر اکتوبر ۱۹۵۳ء میں شائع شدہ ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ حکومت پاکستان نے ان اشیاء کی فہرست میں سے جن پر ضروری اشیاء کے کنٹرول اور تقسیم کے آرڈر مجریہ ۱۹۵۳ء کا اطلاق ہوتا ہے۔ ہائیڈرو سلفائیڈ آف سوڈا۔ کلورین۔ ایسیٹلین اور آکسیجن کو خارج کر دیا ہے۔

ریڈیو لائسنس چیک کرنے کی مہم عنقریب شروع ہوگی

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ محکمہ ڈاک و تار عنقریب ریڈیو لائسنس چیک کرنے کی زبردست مہم شروع کرنے والا ہے۔ محکمہ کا عملہ گھر گھر جا کر لائسنس چیک کریگا۔ لائسنس کی فیس یا جرمانہ کی رقم محکمہ کے افسر گھروں پر وصول نہ کریں گے۔ بلکہ ان کی ادائیگی باقاعدہ کرنی ہوگی۔

پاکستان صنعتی مالیاتی کارپوریشن کے بورڈ کی تشکیل

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ پاکستان صنعتی مالیاتی کارپوریشن کے ڈائرکٹروں کے بورڈ کی تشکیل کر دی گئی ہے۔ اور اس میں آٹھ ڈائرکٹر ہیں۔ جن میں سے پانچ مرکزی حکومت نے نامزد کئے۔ اور تین (مرکزی حکومت کے علاوہ دوسرے) حصہ داروں نے منتخب کئے ہیں۔

طیاروں کے حادثات کی وجہ معلوم کی جائے

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ دستور ساز اسمبلی کے ۶ ممبروں نے وزیر اعظم کو ایک مشترکہ خط لکھا ہے۔ جس میں ان کی توجہ پاکستانی ہوائیہ کے طیاروں کی بڑھتے ہوئے حادثات کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ وزیر اعظم سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ذاتی طور پر اس بات کی تحقیقات کرائیں۔ کہ یہ حادثات کس وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور آیا طیاروں میں کوئی خرابی تو نہیں ہے۔ تاکہ اس طرح تربیت پانے والے نوجوانوں اور ان کے رشتہ داروں کے لئے خطرہ باقی نہ رہے۔

علماء کی سفارشات سے ہمیں اتفاق نہیں

شیعہ علماء کا اہم بیان

کراچی ۸ ر اکتوبر۔ مفتی جعفر حسین مجتہد رکن تعلیمات اسلامی بورڈ دستور ساز اسمبلی اور مولانا حافظ کفایت حسین سابق صدر ادارہ عالیہ تحفظ حقوق شیعہ نے پریس کو مشترکہ بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ علماء کے اجتماع منعقدہ ۵ جنوری ۱۹۵۳ء نے جو ترمیمات بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق منظور کی ہیں۔ ان سے ہم کو اتفاق نہیں ہے۔ نہ ہم نے ان پر دستخط کئے ہیں۔

(روزنامہ نئی روشنی کراچی مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

صوبائی حکومتوں کے ملازمین کے کلیمز

دو بھارتی افسر کراچی آرہے ہیں

نئی دہلی ۸ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارتی حکومت کے دو افسر اتوار کو کراچی جا رہے ہیں۔ جہاں وہ صوبائی اور ریاستی حکومتوں اور لوکل باڈیز کے ملازمین کی پنشنوں۔ بقایا تنخواہوں۔ پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کی رقوم کی ادائیگی کے متعلق حکومت پاکستان کے افسروں سے بات چیت کریں گے۔